رحیم اللہ نام رکھنا کیسا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

رحیم اللہ نام رکھنا کیسا؟

جواب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

"رحیم" اللہ تعالی کے صفاتی ناموں میں سے ہے، لیکن یہ ایسا نام نہیں جو اللہ تبارک وتعالی کے ساتھ خاص ہو، قرآن پاک میں یہ نام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی آیا ہے اور آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے صفاتی ناموں میں بھی شامل ہے، لہذا بندے کے لیے "رحیم" کا اطلاق درست ہے اور رحیم، فعیل کا صیغہ ہے، جو بمعنی فاعل بھی ہوسکتا ہے اور بمعنی مفعول بھی لہذا جب اس کی اضافت اسم جلالت "اللہ" کی طرف ہوگی اور یہ بمعنی فاعل ہو تو اس کا مطلب ہوگا "اللہ تعالیٰ کا رحم کرنے والا بندہ" اور اگر بمعنی مفعول ہو تو مطلب ہوگا "اللہ تعالی کا رحم کیا ہوا بندہ"۔

لہذا اس معنی کے لحاظ سے "رحیمُ اللہ" نام رکھنا شرعاً جائز و درست ہے، تاہم بہتر یہ ہے کہ اولاً بیٹے کا نام صرف "محمد" رکھیں کیونکہ حدیث پاک میں محمد نام رکھنے کی فضیلت اور ترغیب ارشاد فرمائی گئی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ فضیلت تنہا نام محمد رکھنے کی ہے، پھر پکارنے کے لیے مذکورہ بالا نام رکھ لیجئے۔

جو نام اللہ عزوجل کے ساتھ خاص نہیں ہیں، ان کے متعلق درمختار میں ہے

"وجاز التسمیۃ بعلی ورشید وغیرھما من الاسماء المشترکۃ ویراد فی حقنا غیر ما یراد فی حق اللہ تعالی، لکن التسمیۃ بغیر ذلک فی زماننا اولی لان العوام یصغرونھا عند النداء"

ترجمہ: اسماء مشترکہ میں سے علی، رشید اور ان کے علاوہ نام رکھنا جائز ہے، اور (ان اسماء سے) جو معنی اللہ تعالیٰ کے لیے مراد لیے جاتے ہیں ہمارے حق میں اس کے علاوہ معنی مراد لیے جائیں گے، لیکن ہمارے زمانے میں ایسے ناموں کے علاوہ نام رکھنا بہتر ہے کیونکہ عوام پکارتے وقت ان ناموں کی تصغیر کرتے ہیں۔ (الدرالمختار مع ردالمحتار، کتاب الحضر والاباحۃ، جلد 9، صفحہ 688,689، مطبوعہ: کوئٹہ)

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

(لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ)

ترجمہ کنزالعرفان : بیشک تمہارے پاس تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے ، وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے ، مسلمانوں پر بہت مہربان ، رحمت فرمانے والے ہیں ۔

(پارہ 11، سورۃالتوبہ، آیۃ128)

فتاوی مصطفویہ میں ہے "بعض اسماء الٰہیہ جو اللہ عزوجل کے لیے مخصوص ہیں ، جیسے اللہ ، قدوس ، رحمن ، قیوم وغیرہ انہیں کا اطلاق غیر پر کفر ہے ، ان اسماء کا نہیں ، جو اس کے ساتھ مخصوص نہیں جیسے عزیز ، رحیم ، کریم ، عظیم ، علیم ، حی وغیرہ ۔ "(فتاوی مصطفویہ، صفحہ90، مطبوعہ شبیر برادرز، لاھور)

شرح ابن عقیل علی الفیۃ ابن مالک میں ہے

"وأما فعيل فإما أن يكون بمعنى فاعل أو بمعنى مفعول"

ترجمہ : اور بہر حال فعیل یا تو فاعل کے معنی میں ہوگا یا مفعول کے معنی میں ۔ (شرح ابن عقیل علی الفیۃ ابن مالک، جلد4، صفحہ93، دارالتراث، قاھرہ)

کنزالعمال میں روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

"من ولد له مولود ذكر فسماه محمدا حبالي وتبركا باسمي كان هو ومولوده في الجنة"

ترجمہ : جس کے ہاں بیٹا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لئے اس کا نام محمد رکھے تو وہ اور اس کا بیٹا دونوں جنت میں جائیں گے ۔ (کنزالعمال، جلد16، صفحہ422، حدیث45223، موسسۃ الرسالۃ، بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے "بہتر یہ ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے اس کے ساتھ جان وغیرہ اور کوئی لفظ نہ ملائے کہ فضائل تنہا انھیں اسمائے مبارکہ کے وارِد ہوئے ہیں ۔ "(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ691، رضا فاؤنڈیشن لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : ابوالفیضان مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر : WAT-4076

تاریخ اجراء : 29ذوالحجۃ الحرام1446ھ/26جون2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net